

www.pkdailyinfo.com/

گھٹن :

EPISODE 02

WRITER

BINT MEHBOOB

تحریر: بنت محبوب

قسط: 2

کاش بیٹیوں کے باپ کبھی نہ مرتے، کیونکہ ایک باپ ہی یہ ہمت رکھتا ہے کہ وہ بیٹی کو ستارہ بنانے کے خواب دیکھ سکے۔

گوہر نایاب نے اپنی کوشش نہیں چھوڑی تھیں۔ وہ وقتاً فوقتاً بلال کو اپنی پڑھائی جاری رکھنے کے لئے منتیں کرتی رہی، مگر وہ ذمہ داریوں اور فرائض کے انبار اس کے سر پہ رکھتے اسے روز بہ روز گھٹن زدہ بنا رہا تھا۔

اگرچہ اس کی میڈیکل کی پڑھائی اس کے سسرالیوں میں قابل فخر بات تھی مگر اسے مکمل کرنے کی قدر کسی کو نہیں تھی۔
خالہ اپنے جاننے والوں کو بہت فخر سے بتاتیں۔

"میری بہو نے ڈاکٹری پڑھی ہے" "ایک دن کسی سبائے نے پوچھ ہی لیا۔"
پریکٹس کہاں کرتی ہیں " "لو بھلا، ہمیں کیا ضرورت ہے بہو سے نوکری کروانے کی، ماشاء اللہ سے"
"میرے بچے کا اچھا خاصا کاروبار ہے"

آٹٹی، دو شعبے ایسے ہیں جن کی پڑھائی کرنے کے بعد اس کی پریکٹس نہ کرنا ایک قسم کا معاشرے کے ساتھ ظلم ہے، ایک وہ، جو ہنس سیکھے مگر کسی کو سکھائے نہیں، اور دوسرا وہ خواتین جو لڑکوں کی سیٹ پہ پڑھنے آئیں مگر پڑھائی مکمل کرنے کے بعد گھر بیٹھ جائیں۔ وہ ان لڑکوں سے زیادتی کرتی ہیں جنہوں نے پڑھ لکھ کر اپنے گھرانے کا کفیل اور معاشرے میں اپنی قابلیت کا حصہ ڈالنا ہے

خالہ پہلو بدل کر رہ گئیں۔

گوہر نایاب کا گلا رندھا ہوا تھا۔ وہ خاموشی سے اپنے اوپر ظلم کی وکالت سن رہی تھی۔

دیکھو بیٹا بات یہ ہے کہ ان کے گھر والوں کا فیصلہ تھا ڈاکٹری کا بھی اور " شادی کا بھی۔ اگر ان کو ڈاکٹری کروانی تھی تو شادی نہ کرتے، ہم نے تو کوئی ظلم نہیں کیا۔ ہمیں گھر سنبھالنے کے لئے بہو چاہئے تھی۔ سو یہ یہاں وہی کر رہی ہے۔ کیوں گوہر۔۔۔ گھر میں تم پہ کوئی زور زبردستی ہے۔۔ خالہ نے ڈائریکٹ ہی گوہر سے پوچھ لیا۔

"نہیں خالہ، سب بہت اچھے ہیں"

گوہر کی بمشکل آواز نکلی۔

ہاں۔۔۔ دیکھا۔۔۔ اس پہ کوئی زبردستی نہیں ہے۔ ویسے بھی یہ میری بھانجی ہے، "

"اس پہ کیوں ظلم ہوگا

خالہ نے اس بات سے شاید خود کو بھی مطمئن کیا تھا۔ جو مہمان کی باتوں سے ذرا ڈسٹرب ہوگئی تھیں۔

@@@@@@-----@@@@@@@@-----@@@

عائشہ اس کی میٹرک میں دوست بنی تھی۔ دونوں نے میڈیکل میں ایک ساتھ ایڈمشن لیا تھا۔

یار آج کل تو بہت ٹف روٹین ہے، ایگزیمز سٹارٹ ہیں، اور پھر لاسٹ سمسٹر "

تو تمہیں پتہ ہے نچوڑ کر رکھ دیں گے۔ کاش تم بھی بوتی، میں تمہیں بہت مس کرتی ہوں

گوہر کو عائشہ کی کال بہت بھاری پڑی تھی۔ جیسے تمام زخم جن پہ وہ مجبوریوں کی پٹیاں کر چکی تھی۔ اچانک سے کوئی تمام پٹیاں کھینچ لے۔

اس رات گوہر اپنی حالت پہ رونا چاہتی تھی، مگر اس کی رونے کی آواز سے بلال جاگ گئے۔

"گوہر۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔"

"کچھ نہیں، سر میں درد ہو رہا ہے"

"ٹیبلیٹ لے لو نا۔۔۔ آرام آجائے گا"

"جی ابھی لینے لگی ہوں۔۔۔"

وہ اٹھ کر باتھ روم آگئی جہاں تھوڑی دیر سہی وہ رو کر اپنا غبار نکال سکتی

تھی۔



آج کل اسے بہت بے چین خواب آتے تھے۔ جیسے وہ اپنی کلاس میں ہے اور سب کو سبھی کچھ آتا ہے اور وہ بالکل کوری ہے۔ سبھی اس پہ ہنستے ہیں۔۔۔

کبھی وہ کمرہ امتحان میں بیٹھی اپنا پیپر حل کرنے میں ناکام ہے۔۔۔ اور وقت بھاگ رہا ہے۔۔۔

کبھی وہ آدھی رات کو خوف سے اٹھ جاتی تو کبھی صبح کی اذانیں اس کے خواب سے اسے آزاد کروا دیتے۔

بلال نے نوٹ کیا تھا اس نے ناخن چبانے کی عادت اپنا لی ہے۔ اور سوشل گیدرنگ بھی کم کر دی تھی۔ اسی دوران قدرت اسے اولاد سے نواز رہی تھی۔ وہ دن بہت مشکل تھے۔

سوشل میڈیا پہ اپنی کلاس فیلوز کے وائٹ کوٹ پہن کر ہاسپٹل میں تصویریں دیکھ کر اس کے اندر آگ سی بھر جاتی۔ اس نے حسد کرنا بھی شروع کر دیا تھا۔ کسی بھی دوست کی کال یا میسج کا جواب نہ دے کر وہ خود کو تسلی دیتی کہ اگر اس کی سہیلیاں اپنی کامیابیوں میں مصروف ہیں تو وہ بھی اپنی لائف میں مصروف اور خوش باش ہے۔



احتشام بہت پیارا بچہ تھا۔ بیٹے کی پیدائش پر سبھی بہت خوش تھے۔ گوہر بھی اسے ہر وقت ہاتھوں میں لئے رکھتی۔ بلال نے عقیقے کی دعوت بہت شاندار رکھی تھی۔

لیکن یہ خوشی چند ماہ ہی قائم رہی۔ اور پھر ایک بم ان کے خاندان پہ گرا۔
احتشام کو تھیلیسیمیا کی بیماری تھی۔ کزن میرج میں کبھی کبھار ایسے مسائل
آجاتے ہیں۔ خون کی اس بیماری میں احتشام کو ہر ماہ خون لگتا۔ گوہر اپنا سب
کچھ حتیٰ کہ اپنا آپ بھی بھول چکی تھی۔ ہر وقت احتشام کی صحت کی فکر میں
اسے پتہ ہی نہ چلا اور وہ پھر سے امید سے تھی۔

یہاں ڈیڑھ سال کے بیمار بچے کے ساتھ ایک اور بچے نے اسے اچھا خاصا
مصروف کر دیا تھا۔ اس کی پڑھائی اس کے بہت کام آ رہی تھی۔ دوائیوں کے
اوقات اور مقدار کے معاملے میں بلال آنکھیں بند کر کے اس پہ بھروسہ کر
سکتا تھا۔

احتشام کے مقابلے میں صائم ایک صحت مند بچہ تھا اور اسے کوئی بیماری
نہیں تھی۔ مگر بیک وقت دونوں بچوں کو سنبھالنا ایک محنت طلب کام تھا۔ بلال
کو اب اپنی اولاد کی دوائیوں کی سمیل بھی بری نہیں لگتی تھی۔

تم خدا کا میری زندگی میں عظیم تحفہ ہو۔۔" اولاد کے معاملے میں بلال اس کا "
ہمیشہ ممن

www.pkdailyinfo.com/

ون رہتا تھا۔



جاری ہے

www.pkdailyinfo.com/